SIDDEEQA INSTITUTE

Nurturing Believers

خواتین کے لئے تربیتِ اولاد سے متعلقہ نصائح کا سلسلہ

حصہ ۳: تربیت کی اہمیت(حصہ ۲ سے جاری)

اگرچہ بہت سے معاملات میں ہم سب کی رائے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے، لیکن آج ہم سب امتِ مسلمہ کی زبونحالی، بلکہ اس دور میں انسانیت کے ہی انحطاط پر متفق ہیں۔ ہماری گھریلو زندگی سے لے کر بین الاقوامی سطح تک ہمارے آپس کے معاملات میں خود غرضی اور ہوس، بے ایمانی اور کرپشن، ظلم اور زیادتی غالب ہیں۔ خاندان، معاشرے، قومیں سب انسانوں پر مشتمل ہیں، اسی لیے اس سب فساد کی جڑ دراصل **بگڑے ہوئے انسان** ہیں۔ اور ان انسانوں میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے **بگڑے ہوئے دلوں** سے، جیسے کہ نبی اکرمﷺ نے فرمایا کہ **بیشک آدم علیہ السلام کی اولاد کے سینے میں ایک گوشت کا لوتھڑا ہے، اگر وہ سنور گیا تو پورا جسم (یعنی جسم کے اعمال) سنور جائیں گے، اور اگر وہ بگڑ گیا تو پورا جسم (یعنی جسم کے اعمال) بگڑ جائیں گے؛ جان لو کہ وہ دل ہے۔**

پس دنیاکا سب فساد بگڑے ہوئے افراد سے پیدا ہوتا ہے، اور بگڑے ہوئے افراد میں بگاڑ،انکے بگڑے ہوئے دلوں کی وجہ سے ہے۔

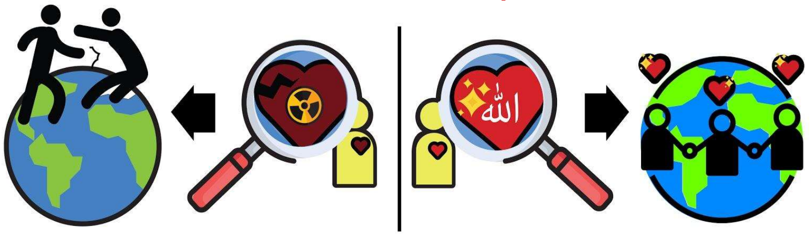

یہ اس لیے ہے کیونکہ ہمارے دل کے جذبات وہ بنیاد ہیں کہ جن پر ہمارے خیالات، ہماری خواہشات، نیز ہمارے اعمال مرتب ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر، جس شخص کے دل میں مال کی محبت ہوگی وہ ہمیشہ مال و دولت کے بارے میں سوچتا رہے گا، اور زیادہ سے زیادہ کی خواہش کرے گا۔ پس وہ اپنےجسم، اپنے وقت، غرض اپنی سب صلاحیتوں کو ہر جائز و نا جائز ذریعے سے مال و دولت کمانے میں صرف کرے گا۔ اسی طرح، اگر کسی کے دل میں اللہ رب العزت کی محبت ہوگی تو وہ ہر وقت اپنے محبوب حقیقی کو یاد کرے گا، اور اسکی رضا کا طلبگار ہوگا، اور اسکے جسم کے اعضا اللہ تعالیٰ کے حکموں کے تابع ہوں گے۔

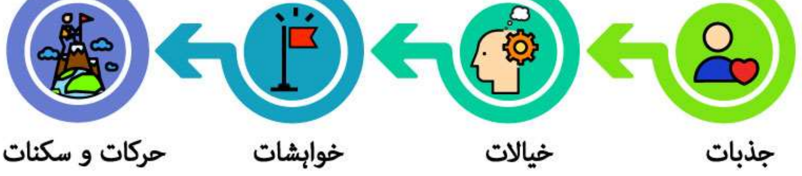

اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ کے حبیب ﷺ کی امت اس معیار پر پوری اترے جو آپ ﷺ نے قائم فرمائے، اور اگر ہم اپنے اور اپنے بچوں کے رہنے کے لیے ایسی دنیا کے متمنی ہیں جس میں انسانی زندگی کی قدر ہو، جس میں انصاف اور امن کا بول بالا ہو، تو ہمیں اپنے دلوں کی بھی اصلاح کرنی ہوگی، اور ان کے دلوں کی بھی جن پر ہم سب سے زیادہ اثر انداز ہو سکتے ہیں، یعنی ہمارے بچے۔

اپنے بچوں کی تربیت کرنے کا مطلب ہے ان میں **مثبت جذبات**، **خیالات**، **اور خواہشات پیدا کرنا**، تاکہ ان پر مرتب اعمال خود انکے اور دوسروں کے لیے نفع بخش ہوں گے۔ اور اس کے بر عکس، ان میں سے منفی جذبات، خیالات، اور خواہشات نکالنا، تاکہ وہ خود کو اور دوسروں کو نقصان نہ پہنچائیں۔

مثلاً، اس صورتحال پہ غور کریں: آپکا بچہ اسکول میں کسی سے لڑ کر گھر آتا ہے اور کہتا ہے، **"وہ بچہ بہت برا ہے، اس نے اتنی زور سے مجھے مارا۔"** عام طور پر والدین اسکی اس بات کا دو طرح سے جواب دیتے ہیں، اور دونوں کے بچے پر منفی اثرات ہوتے ہیں:

"وہ بہت گندا بچہ ہے، آئندہ اس کے ساتھ نہ کھیلنا"	**"چھوڑو، کوئی اتنی بڑی بات نہیں ہے"**
۔ آپکا بچہ دوسرے بچے کو حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگتا ہے، اور دل میں اسکے لیے بغض پال لیتا ہے	۔ بچہ سوچتا ہے کہ ماں باپ نے اسکی تکلیف کو اہمیت نہیں دی، اس سے اسکے دل میں ماں باپ کے لیے رنجش پیدا ہوتی ہے ۔ اسے یہ بیغام ملتا ہے کہ دوسروں کو مارنا اور تکلیف پہنچانا کوئی بڑی بات نہیں

ان دونوں رد عمل سے بچے کے دل میں منفی جذبات، خیالات، خواہشات، اور یوں برے رویے اور برتاؤ کے بیج بوئے جاتے ہیں۔ اگر اسکی جگہ والدین درج ذیل رد عمل دیں تو واقعے کے منفی اثرات بھی زائل ہو سکتے ہیں، اور ان کی بجائے مثبت جذبات پیدا ہو سکتے ہیں:

آپکا رد عمل	اثرات
اپنے بچے کی جسمانی تکلیف اور عزت نفس کو پہنچنے والی ٹھیس کا اعتراف کریں، مثلاً کہیں، "آپکو تو بہت درد ہوا ہوگا"،"یقیناً آپکو بہت برا لگا ہوگا"، "آپکو تو اس پر بہت غصہ آ رہا ہوگا"	ہم بچے کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور اس سے اسکی تکلیف کم ہوتی ہے، اور اسکو اس بات کی تسلی ہوتی ہے کہ ہم اسکے دکھ کو سمجھتے ہیں اور اس میں اسکے شریک ہیں۔
بچے کی <u>حرکت</u> کی برائی کی نشاندہی کریں، مثلاً کہیں، "کسی کو مارنا بہت برا کام ہے" ، "کسی صورت مارنا نہیں چاہیئے" ، اس نے بالکل غلط کیا"	ہم بچے کے دل میں دوسروں کو مارنے اور تکلیف پہنچانے کی نفرت بٹھاتے ہیں
بچے کی ذات کے لیے بہانے بنائیں، مثلاً یہ کہیں، "شائد بچے کو پتہ نہیں کہ مارنا بری بات ہے" ، "شائد کسی نے اسے سکھایا نہیں ہے" ، "شائد کسی نے اسے مارا ہے تو وہ اپنا غصہ آپ پر نکال رہا تھا" ، "ویسے تو وہ آپکے ساتھ اچھی طرح کھیلتا ہے، آج ضرور کوئی گڑبڑ ہوگی"	۔ ہم اسے نبی ﷺ کی تعلیات کے مطابق دوسروں کے لیے بہانے بنانا سکھاتے ہیں ۔ ہم نبی ﷺ کی تعلیمات کے مطابق اسے سکھاتے ہیں کہ گناہ سے نفرت کرنی چاہیئے، گنہگار سے نہیں
اپنے بچے کے غصے کو ہمدردی میں بدلیں، مثلاً کہیں، "آپ پر اللہ ﷻ کا کتنا احسان ہے کہ آپکو غلط اور صحیح میں فرق پتہ ہے، اسکے لیے بھی دعا کرو کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے آپکو ہدایت دی ہے، اسے بھی ہدایت دیں"	ہم اسکے منفی جذبات اور سوچ کو مثبت بنا دیتے ہیں، اور دوسروں سے ہمدردی کرنا سکھاتے ہیں۔

یاد رکھیں!!!

اچھا انسان وہ ہے جس کا دل اچھا ہے، اور اچھا معاشرہ وہ ہے جو اچھے انسانوں پر مشتمل ہو، صرف یہی اس دنیا اور اسکے مستقبل کے فساد اور بگاڑ کے دور ہونے کا نسخہ ہے۔ پس اپنی اولاد کی تربیت نہ صرف اس لیے ضروری ہے کہ ہمیں آخرت میں اسکا حساب دینا ہوگا (جیسے پچھلی پوسٹ میں بیان ہوا)، بلکہ امت کی اصلاح اور دنیا کو رہنے کے قابل بنانے کی واحد امید ہے۔